سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
درود اس پر کہ جس کا نام لے کر پھول کھلتے ہیں

اردو کی ایک بہترین نعت

ظہورِ قدسی ؐ

از

ماہر القادری

(۱)

پیشکش

عبد الغفار شکیل
حمید اے صفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ اس نعت کے بارے میں

اللہ جل جلالہ کا تمام انسانوں پر احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے حضرت محمد مصطفےٰؐ کو پیدا کیا جو اللہ کے محبوب وافضل ترین پیغمبر، خیر البشر، برگزیدہ بندے، انسانِ کامل اور رحمت للعالمین ہیں۔ وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک کہہ کر قرآن مجید میں خود ہی رب العالمین نے آپؐ کی ذات واعلیٰ صفات، عظمت وشان اور مقام ومرتبے کا تذکرہ کیا ہے اور کئی آیتوں میں بھی آپؐ کی مدح وتعریف کی ہے تو کس بندے کی زبان یا قلم میں طاقت ہے کہ اس سے بڑھ کر آپ کی تعریف وتوصیف کر سکے۔

ہاں آپ کے اُمّتی آپؐ پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کو بڑی سعادت سمجھتے ہیں تو علماء سیرتِ پاکؐ پر کتابیں اور شاعر نعتیں لکھ کر رسول اکرمؐ سے اپنے تعلق کو مضبوط ومستحکم کرتے ہیں اور آپؐ سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

عربی فارسی کے شاعروں کی طرح اردو کے بہت سے شاعروں نے بھی ان گنت نعتیں لکھی ہیں۔ شبلی، حالی، اقبال، ظفر علی خاں اور بہت سے شاعروں کی بہترین نعتیں مشہور ومقبول اور ہمارا قیمتی ادبی ورثہ ہیں۔

ماہر القادری مرحوم کی نعت "ظہور قدسی" بھی اردو کی ایک

بہترین نعت ہے جو بہت عرصہ پہلے شائع ہوئی تھی مگر اب نایاب ہے۔ آپ اسے پڑھیں گے تو ہر ہر شعر پر جھوم جھوم اُٹھیں گے خصوصاً عورتیں بچے اور بچیاں۔ زبان کبھی سبحان اللہ اور کبھی صلی اللہ علیہ و صلعم کہنے لگے گی۔ پڑھئے اور دیکھئے کہ اس کا ایک ایک شعر کتنا خوبصورت، شگفتہ، سادہ، رواں اور پُر اثر ہے۔ میلاد کی محفلوں میں یہ شوق سے پڑھی اور سنی جائے گی۔

نعت کی ابتداء صبحِ میلاد النبیؐ سے ہو کر رسول اللہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور پیغام پر روشنی ڈالتی ہوئی سلام و درود پر ختم ہوتی ہے۔ اللہ نے ہمیں اس نعت کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت نصیب فرمائی اُس کا شکر ادا کرتے ہوئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ماہر القادری مرحوم کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ اُنھیں روز محشر اس کا بہترین صلے دے۔ اور ہمارے آپ کے دلوں کو نورِ محمدیؐ سے منور کردے اور ہم سب کو آپؐ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین۔

پروفیسر عبد الغفار شکیل

۲۲۲۴، منڈی محلہ، میسور۔

۵۷۰۰۲۱

حمید۔اے۔ صفی

۵۸۴، دسواں کراس ویسٹ کنکاپورا روڈ،

ساتواں بلاک، جیا نگر، بنگلور۔ ۵۶۰۰۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظہورِ قُدسی

وَمَاأرسَلنٰاکَ اِلّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِین

سحر کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں
مئے عشرت چھلکتی ہے ستاروں کے کٹوروں سے
اُبلتی ہے شرابِ خُلد، مٹی کے سکوروں سے
پسینہ شادمانی سے ہے پھولوں کی جبینوں پر
بطوں کا دیدنی ہے رقص، تالابوں کے سینوں پر
چمن میں ہر طرف شبنم کے موتی جھلملاتے ہیں
نسیم صبح کے جھونکے دلوں کو گدگداتے ہیں
کُھبی جاتی ہے آنکھوں میں گل ولالہ کی رعنائی
کہ جیسے درحقیقت خاک پر جنّت اتر آئی
لُٹاتے ہیں دُرِخوش آب، گلزاروں کے فوّارے
خوشی سے جگمگاتے ہیں ثوابت ہوں کہ سیّارے

بہارِ شبنم گل چور ہے کیفِ جوانی میں
نہا کر جیسے آئی ہے ابھی کوثر کے پانی میں
بھلائی کا اُجالا اپنے مرکز پر سمٹ آیا
شبابِ رفتۂ عالم پلٹ آیا پلٹ آیا
خوشی کے گیت گائے جارہے ہیں آسمانوں پر
دُرودوں کے ترانے ہیں فرشتوں کی زبانوں پر
سجائی جارہی ہے محفلِ ہستی قرینے سے
وہ جلوے کارفرما ہیں گزرجائیں جو سینے سے
طَرَب کے جوش سے ایک ایک ذرّہ مسکراتا ہے
زمیں کی آج قسمت پر فلک کو رَشک آتا ہے
زمیں سے آسماں تک نور کی بارش ہی بارش ہے
کسی کی بے نیازی آج سرگرمِ نوازش ہے
ستاروں کے کنول جلوہ فگن رنگیں و سادہ ہیں
فرشتے بہر اِستقبال ہر سُو ایستادہ ہیں
اشارے ہورہے ہیں گلشنِ جنّت کے پھولوں میں

وہ رعنائی نظر آتی ہے، مکّہ کے ببولوں میں
برستے ہیں گہر انوار کے میزابِ رحمت سے
کبوتر رقص میں ہیں بامِ کعبہ پر مسرت سے
ستارا اَوج پر ہے، سنگِ اسود کی سیاہی کا
کہ جیسے بھید کُھل جائے کسی کی بے گناہی کا
مُسرّت کے اثر سے مثلِ صبح خلد ہیں خنداں
حرم کے در، مِنا کی وادیاں، عرفات کا میداں
ازل کی صبح آئی جلوۂ شامِ ابَد بن کر
کِیا ہستی کے محور جہاں نے آخری چکّر
زمانہ کی فضا میں، انقلابِ آخری آیا
نچھاور کر دیا قدرت نے سب فطرت کا سرمایا
ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبد اللہ کے گھر سے
مبارک ہو شہ ہر دوسرا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفیٰؐ تشریف لے آئے

مبارک غمگسارِ بیکساں تشریف لے آئے

مبارک ہو شفیعِ عاصیاں تشریف لے آئے

مبارک ہو نبیؐ آخری تشریف لے آئے

مبارک ہو جہاں کی روشنی تشریف لے آئے

مبارک مظہر شانِ اَحد تشریف لے آئے

مبارک فاتحِ بدر و اُحد تشریف لے آئے

مبارک ہادیٔ دینِ مبیں تشریف لے آئے

مبارک رَحمَۃٌ لِلعٰلَمِیں تشریف لے آئے

مبارک ہو شہِ کون ومکاں تشریف لے آئے

مبارک وجہ تخلیقِ جہاں تشریف لے آئے

مبارک رہبروں کے پیشوا تشریف لے آئے

مبارک شمعِ بزمِ انبیاء تشریف لے آئے

مبارک دستگیر بے نوا تشریف لے آئے

مبارک دردمندوں کی دعا تشریف لے آئے

مبارک مخبرؐ صادق لقب تشریف لے آئے

مبارک سیدِ والانسب تشریف لے آئے
مبارک چشمۂ صدق و صفا تشریف لے آئے
مبارک مہبطِ وحیٔ خدا تشریف لے آئے
مبارک عرش کے مسند نشیں تشریف لے آئے
مبارک بزمِ خلوت کے مکیں تشریف لے آئے
مبارک خاتمِ پیغمبراں تشریف لے آئے
مبارک ہو امیرِ کارواں تشریف لے آئے
مبارک زندگی کا مُدّعا تشریف لے آئے
مبارک ہو کہ محبوبِ خداتشریف لے آئے
مبارک پیکرِ صبر و رضا تشریف لے آئے
مبارک جدّ شاہِ کربلا تشریف لے آئے
مبارک قبلۂ اربابِ دیں تشریف لے آئے
مبارک صادق الوعد و امیں تشریف لے آئے
مبارک صبح کو شمس الضحیٰ تشریف لے آئے
مبارک رات کو بدرُ الدجیٰ تشریف لے آئے

مبارک کاشفِ اسرارِ حق تشریف لے آئے
مبارک مظہرِ انوارِ حق تشریف لے آئے
مبارک دافعِ رنج والم تشریف لے آئے
مبارک صاحبِ جُود وکرم تشریف لے آئے
مبارک ہو رسولِؐ مُحتشَم تشریف لے آئے
مبارک ہو نبیؐ محترم تشریف لے آئے
مبارک قاسمِ خُلد و جِناں تشریف لے آئے
حریمِ قدس کے ساکن کہاں تشریف لے آئے
وہ آئے جن کے آنے کی زمانہ کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمۂ داوٗد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریۂ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے مہرِ عالم تاب تھا جن کا حسیں چہرا
وہ آئے جن کے ماتھے پر شفاعت کا بندھا سہرا
وہ آئے جن پہ حق کے فضل کی تکمیل ہونی تھی

وہ آئے جن کے ہاتھوں کفر کی تذلیل ہونی تھی
وہ آئے جن کی خاطر مُضطَرِب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کی ٹھوکر پر نچھاور سَطوتِ دارا
وہ آئے جن کے آگے سَرد ہر باطل کا انگارہ
وہ آئے جن کی آمد ظلم کو پیغامِ بربادی
وہ آئے جن کا آنا دہر کو اعلانِ آزادی
وہ آئے جن کا آنا باعثِ الطافِ یزداں تھا
وہ آئے جن کی پیشانی کا ہر خط شرحِ قرآں تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اُجالا تھا
وہ آئے جن کو ابراہیمؑ کا نورِ نظر کہئے
وہ آئے جن کو اسمٰعیلؑ کا لختِ جگر کہئے
وہ آئے جن کے آنے کو گُلستاں کی سحر کہئے
وہ آئے جن کو خُتم الانبیاء ، خیر البشر کہئے

LIBRARY

وہ آئے جن کے ہر نقشِ قدم کو رہنما کہیے
وہ آئے جن کے فرمانے کو فرمانِ خدا کہیے
وہ آئے جن کو رازِ کُن فکاں کا پردہ در کہیے
وہ آئے جن کو حق کا آخری پیغامبرؐ کہیے

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیهِ وَسَلِّمُوا تَسلِیماً

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی
سلام اُس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی
سلام اُس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اُس پر ہُوا مجروح جو بازار طائف میں

سلام اُس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اُس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اُٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اُس پر جو اُمّت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اُس پر جو فرشِ خاک پر جاڑے میں سوتا تھا
سلام اُس پر کہ جس کی سادگی درسِ بصیرت ہے
سلام اُس پر کہ جس کی ذات فخرِ آدمیّت ہے
سلام اُس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اُس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اُس پر کہ تھا اَلفَقرُ فَخرِی جس کا سرمایا
سلام اُس پر کہ جس کے جسمِ اطہر کا نہ تھا سایا
سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں

سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا کہ "میرے ہیں"

سلام اُس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی

سلام اُس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

سلام اُس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا

سلام اُس پر کہ جس کے حکم سے سورج پلٹ آیا

سلام اُس پر فضا جس نے زمانہ کی بدل ڈالی

سلام اُس پر کہ جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی

سلام اُس پر شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو

سلام اُس پر کہ ساکن کردیا طوفاں کی موجوں کو

سلام اُس پر کہ جس نے کافروں کے زور کو توڑا

سلام اُس پر کہ جس نے پنجہ بیداد کو موڑا

سلام اُس پر سر شاہنشہی جس نے جھکایا تھا

سلام اُس پر کہ جس نے کفر کو نیچا دکھایا تھا

سلام اُس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا

سلام اُس پر جو خود بدر کے میداں میں آیا تھا

سلام اُس پر بھلاسکتے نہیں جس کا کبھی احساں
سلام اُس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآں
سلام اُس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
اُلٹ دیتے ہیں تختِ قیصریّت، اَوجِ دارائی
سلام اُس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سر فروشی کے فسانے میں
سلام اُس ذات پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مسلماں کا یہی ایماں، یہی مقصد، یہی شیوا
سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ وحیدرؓ کے افسانے
درود اُس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل وجاں ہے
درود اُس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآں ہے
درود اُس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اُس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی
درود اُس پر تبسم جس کا گل کے مسکرانے میں

درود اُس پر کہ جس کا فیض ہے سارے زمانے میں
درود اُس پر کہ جس کا نام لے کر پھول کھلتے ہیں
درود اُس پر کہ جس کے فیض سے دو دوست ملتے ہیں
درود اُس پر کہ جس کا تذکرہ عینِ عبادت ہے
درود اُس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے
درود اُس پر کہ جو تھا صدرِ محفل پاکبازوں میں
درود اُس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں
درود اُس پر مکینِ گنبدِ خضرا جسے کہیے
درود اُس پر شبِ معراج کا دولہا جسے کہیے
درود اُس پر جسے شمعِ شبستانِ ازل کہیے
درود اُس پر ابد کی بزم کا جس کو کنول کہیے
درود اُس پر بہارِ گلشنِ عالم جسے کہیے
درود اُس ذات پر فخرِ بنی آدم جسے کہیے
رسولِ مجتبیٰ کہیے، محمدؐ مصطفیٰ کہیے
وہ جس کو ہادیٔ "دَعْ مَا کَدِر مَا صَفَا" کہیے

درود اُس پر کہ جو ماہِ حرا کی امیدوں کا ملجا ہے
درود اُس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

سیرتِ رحمت عالم صلی اللہ علیہ و سلم

کس بیم و رجا کے عالم میں طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
اِک سمت شریعت ہوتی ہے، اک سمت محبت ہوتی ہے
اس دل پہ خدا کی رحمت ہو جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اک بار خطا ہو جاتی ہے، سو بار ندامت ہوتی ہے
اے صلِ علیٰ! ایک ایک ادا اللہ کی آیت ہوتی ہے
ہے روئے محمد پیشِ نظر قرآں کی تلاوت ہوتی ہے
اک وہ بھی مقدر ہوتا ہے اک ایسی بھی قسمت ہوتی ہے
بوجہل یوں ہی رہ جاتا ہے، بوذرؓ کو ہدایت ہوتی ہے
جو بات وہ فرما دیتے ہیں، معیار صداقت ہوتی ہے
دستورِ عمل بن جاتی ہے اور دین میں حُجت ہوتی ہے
طیبہ کی ببولوں کے کانٹے، پھولوں سے بھی نازک تر نکلے

تلووں کو بھی لذت ملتی ہے، آسودہ طبیعت ہوتی ہے

مقصودِ جہاں، محبوبِ خدا اور اس پہ یہ شانِ فَقر وغِنا

کپڑے بھی وہ خود دھو لیتے ہیں فاقوں کی بھی عادت ہوتی ہے

'اَتمَمتُ عَلَیکُم' فرما کر اللہ نے خود اعلان کیا

اِتمامِ کرم اب ہو تو چکا، بس ختم نبوت ہوتی ہے

غلامِ غُلامانِ بارگاہِ رسالت

ماہر القادری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیشکش

احقر العباد و طالبانِ دعا

پروفیسر عبد الغفّار شکیل　　　　حمید۔اے۔صفی

Price Rs. 5/-